ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز
Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۴۹ ☆ ۲۹/مئی تا ۴/جون ۲۰۲۳ء بمطابق ۸/ذی القعدہ تا ۱۴/ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

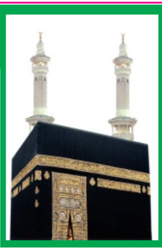

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی (سورۂ نساء: آیت نمبر ۱۱)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ " جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس نے ایسی باتیں نہ کیں جو میاں بیوی کے درمیان ہوتی ہیں اور گناہ نہ کیے تو یہ شخص اس طرح ہوگا جیسا اس دن بے گناہ تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا

عازمین حج سے من مانی کرایہ وصولی پر فوری طور پر مداخلت کرنے کی اپیل

حاجیوں کے ساتھ ہو رہی ظلم و زیادتی کے خلاف علماء کرام کے ایک وفد کی رضا اکیڈمی کے سربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب سے ملاقات

ممبئی: جیسے جیسے ایام حج قریب آرہے ہیں ویسے ویسے عازمین حج ۲۰۲۳ء ساتھ زیادتیوں کی شکایات زوروں پر ہیں حج کمیٹی آف انڈیا کے ذریعے تیسری قسط کی ادائیگی کے وقت جو اضافی رقم کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ سراسر غلط ہے

اس سلسلے میں علماء کرام کے ایک وفد نے عالمی سطح پر مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ قائد ملت محافظ ناموس رسالت خلیفہ تاج الشریعہ الحاج محمد سعید نوری صاحب سے دفتر میں ملاقات کی اور عازمین حج پر ہونے والی زیادتیوں کو گنایا مذکورہ وفد کی قیادت کرتے ہوئے امان ملت مولانا امان اللہ رضا نے بتایا کہ حج ۲۰۲۳ء کی تیاریاں زوروں پر ہیں حج کمیٹی آف انڈیا کے زیر انتظام جانے والے زائرین نے ابتدائی دو قسط کی رقمیں بھر دی ہیں اب جبکہ تیسری قسط بھرنے کی تاریخ آئی تو حج کمیٹی کے ذمہ دران نے بھاری بھرکم اضافی رقم جمع کرنے کا اعلان کر دیا ہے جس سے حج پر جانے والے زائرین کے اہل خانہ تذبذب میں مبتلا ہیں وفد نے بتایا کہ ممبئی کے حجاج کرام کو جو رقم جمع کرنی ہے اس کے مقابل میں قریب کے ہی شہر اورنگ آباد سے عازمین حج کو تقریباً نوے ہزار روپے اضافی رقم جمع کرنے کو کہا گیا ہے جو کہ عازمین کے ساتھ کھلم کھلا زیادتی ہے جبکہ ممبئی اور اورنگ آباد کا کرایہ زیادہ سے زیادہ تین ہزار سے پینتیس سو روپے ہوتے ہیں پھر یہ اسی ہزار روپے کس چیز کے لئے لئے جارہے ہیں

وفد کی باتیں بغور سننے کے بعد قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ زائرین حرمین شریفین کے ساتھ یہ بہت بڑی زیادتی ہے حج کمیٹی آف انڈیا ہر سال لاکھوں لوگوں سے من مانی کرایہ وصولی کرتی ہے جبکہ سہولیات کے نام پر کچھ بھی نہیں ہے

بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ حاجیوں کی خدمت کے نام پر لوٹ گھسوٹ کا بازار گرم ہے حج کمیٹی کی جانب سے تھرڈ کلاس کی فلائٹیں دستیاب ہوتی ہیں مکہ و مدینہ زادھا اللہ شرفھا میں حاجی حضرات کی قیام گاہ وغیرہ کو لیکر ہر سال ہزاروں شکایتیں موصول ہوتی ہیں واپسی پر سامان وغیرہ لانے پر پابندی عام شکایت ہے لہٰذا حج کمیٹی آف انڈیا کو چاہیے کہ وہ مہمانان خدا کے ساتھ اس طرح کی زیادتی بند کرے وہ ہر طرح کی سہولتیں فراہم کرے

نوری صاحب نے کہا کہ مختص رقم کے ساتھ اچانک اضافی رقم جمع کرائی جاتی ہے تو کیا انہیں پرائیویٹ ٹورس کی طرح بہتر سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی ورنہ اس طرح سے عازمین حج کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا بلکہ جلد ہی اقلیتی امور کے وزیر سے ملاقات کر کے زائرین کی پریشانیوں سے آگاہ کرتے ہوئے بہتر حل تلاش کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا

حضرت نوری صاحب نے فوری طور پر اورنگ آباد کے ذمہ دران سے بات کی اور بتایا کہ عازمین حج کے ساتھ رضا اکیڈمی کھڑی ہے آخر ممبئی سے تقریباً پانچ سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع اورنگ آباد کے حاجیوں سے اضافی چارگنی رقم کیوں لی جارہی ہے وہیں غریب ریاست بہار سے تقریباً ایک لاکھ روپے اضافی رقم جمع کرائی جارہی ہے مزید کئی شہروں سے اس طرح کی خبریں ہیں ایسا کیوں ہے درخواست کنندگان کو چاہیے کہ وہ اپنی درخواست میں کہیں کہ اگر ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے تو ہمیں اپنا امبارگیشن پوائنٹ تبدیل کرنے کا اختیار دیا جائے تاکہ فلائٹ ممبئی یا جہاں کم رقم ہو وہاں سے ہو جبکہ حج کمیٹی کسی بھی صورت میں اسے تسلیم نہیں کریگی اسے تو اضافی رقم کی ضرورت ہے بہر صورت حجاج کرام کو کوئی بھی پریشانی اور دقت پیش آئے تو مل کر اعلیٰ حکام سے بات کی جائے گی

قائد ملت حضرت نوری صاحب نے آخر میں کہا کہ حج کمیٹی آف انڈیا کے حکام یہ کہکر اپنا دامن نہ بچائیں کہ اضافی رقم کا معاملہ منسٹری آف سول ایوئیشن کے تحت آتا ہے حج کمیٹی آف انڈیا کچھ بھی نہیں کرسکتی ہے بلکہ کمیٹی کہ یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے ملک سے جانے والے حجاج کی تمام پریشانیوں پر وہ حج سے منسلک دیگر اعلیٰ حکام سے رابطہ کرے اور ہونے والی زیادتیوں پر دفتر خارجہ کام کرے وفد میں، قاری عبد الرحمٰن ضیائی، حافظ جنید رضا رشیدی، قاری علاء الدین رضوی وغیرہ موجود تھے

☆☆☆☆☆

عرس امجدی علیہ الرحمہ

بحمدہ تعالیٰ آج مورخہ ۲۳/مئی ۲۰۲۳ء بروز منگل بمقام فیضی منزل، رضا نگر عرس امجدی کا پروگرام شاندار طریقے سے ہوا۔ خلیفۂ اعلیحضرت مصنف بہار شریعت حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ و شہزادئ صدر الشریعہ شیخۃ الحدیث عالمہ فاضلہ عائشہ خاتون امجدی صاحبہ علیہا الرحمہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کی گئی۔ کلیۃ البنات الفاطمہ کی طالبات نے صبح ۹ بجے قرآن خوانی کی نیز نعت و منقبت کے گلدستے پیش کئے بعدہ صلوۃ وسلام و فاتحہ خوانی ہوئی اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہیکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے و طفیل اس پروگرام کو قبول فرمائے اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین از -

غلام اولیاء محمد ضیاء المصطفے فیضی قادری بانی و سربراہ اعلی فیضی رضا اکیڈمی ٹرسٹ (مدرسہ رضویہ قدوسیہ و کلیۃ البنات الفاطمہ، علامہ ارشد القادری مسجد و دیگر ادارے) رضا نگر، دانو گھیر

حضور تاج الشریعہ مقبولیتِ عامہ اور جلوۂ تاباں

(بموقع عرس حضور تاج الشریعہ)

از: غلام مصطفیٰ رضوی

اللہ اللہ! کردار ایسا روشن و تابناک کہ طبیعتیں کھل اُٹھتی ہیں۔ پرنور چہرے پر جمالیات کا پہرہ ہوتا ہے۔ نگاہیں ایسی کہ جن پر پڑ جائے دل کی دُنیا بدل جائے۔ شباہت ایسی کہ مفتی اعظم کا پیکرِ دل پذیر یاد آجائے۔ جنھوں نے مفتی اعظم کو دیکھا ہے وہ اِس بات کی توثیق کرتے ہیں۔ ہم نے مفتی اعظم کو نہیں دیکھا؛ لیکن ان کے جانشین کو دیکھا ہے؛ جن کی ذات مظہرِ مفتی اعظم ہے؛ اور جن کی یاد آتی ہے تو دل کی کلیاں کھل اُٹھتی ہیں۔ اللہ اللہ! حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات اِس قدر محبوب کیوں بن گئی! ہاں! کچھ سبب ہے اس کا۔ وہ ہے شریعت پر استقامت اور اسوۂ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل؛ اور ظاہر و باطن، کردار و عمل کی یک رنگی۔ جس نے ان کی ذات کو چہار دانگ عالم میں مقبول بنا دیا، اور ان کا ذکر ہر بزم میں محبت و عشق کی ایک جوت جگا دیتا ہے؛ وہ عاشقِ صادق ہیں؛ کیوں کہ ان کے عشق کا محور ذاتِ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اس عشق کی ملاحت نے انھیں دُنیا کی طلب سے بے نیاز کر دیا ہے۔ سچ ہے محبت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بڑی کشش ہے اور عظیم کامیابی۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات مرجع العلماء تھی۔ ان کا سراپا دل آویز تھا۔ ان کا کردار بڑا تابندہ و مثالی تھا۔ وہ جس جگہ جاتے تھے؛ عقیدہ و عمل کی سلامتی کا پیغام دیتے تھے۔ دل کے رشتے بارگاہِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جوڑ دیتے تھے، اور پھر نگاہوں کا قبلہ بدل جاتا تھا، افکار دَمک اُٹھتے تھے۔ عشق ہی عشق نظر آتا۔ ہاں! عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بڑی پاکیزگی ہے؛ بڑی تب و تاب اور توانائی ہے؛ یہی منزل فتح و سربلندی سے ہمکنار کرتی ہے؛ یہی عشق وارفتگی سکھاتا ہے اور مختلف میادین میں باطل کے فتنہ و یورش کے مقابل مضبوط حصار کا کام کرتا ہے؛ اہلِ محبت نے بڑی پُرخار وادیوں میں ایمان و ایقان کی روشنی پھیلائی ہے۔ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے بدعقیدگی کے مقابل ناقابلِ تسخیر قوت بن کر سوادِ اعظم اہلِ سنت کے گلشن کی آبیاری کی۔ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے لیے لاکھوں دلوں کو جانبِ گنبدِ خضرا موڑ دیا۔ آپ کے دیدار کی برکت سے ایمان و ایقان ایسا پختہ ہو جاتا کہ آپ کا یہ شعر دل کی کیفیت کا پتہ دیتا۔

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کر دیں
پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کر دیں

راقم نے علما کے جلوے دیکھے، ان کی بزمِ تاباں سے استفادہ کیا۔ لیکن حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ علیہ جیسا متقی نہ دیکھا۔ مفتیانِ کرام دیکھے؛ ان کی تابندہ خدمات کے نقوش ملاحظہ کیے؛ لیکن آپ کے جیسا محتاط نہ پایا۔ محب دیکھے لیکن عشق و عرفان کی جس بلندی پر آپ فائز ہیں؛ وہ منفرد بھی ہے اور جاوداں بھی، کیوں کہ محورِ نگاہ وہ ذات پاک ہے جن کے صدقے وجودِ آدمیت ہے۔ آپ مقبول ہیں مگر یہ مقبولیت وہ نہیں جو مول لی جائے؛ جو بازاروں میں ملتی ہو؛ بلکہ یہ تو عطائے ایزدی ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ مقبول بنا دے، اس کی عظمت کو کون کم کرسکتا ہے، کون گھٹا سکتا ہے۔ جس پر رسول کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت خاص ہو؛ اسے جہاں کی باطل قوتیں کیسے اسیرِ گردشِ دوراں کر سکتی ہیں! ان کے نقوشِ دل آویز کو دلوں کی بزمِ تاباں سے کیسے مٹایا جا سکتا ہے! حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ جہاں جاتے دین پر استقامت کا درس دیتے۔ ہاں! ایمان ہی تو بڑی چیز ہے اگر یہ نہ رہا تو زندہ رہ کر بھی انسان مردہ اور ناکارہ ہے۔ ایمان سے ہی حسنِ آدمیت ہے؛ وہ ایمان والا کیسے ہو سکتا ہے! جو بارگاہِ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بے ادبی و توہین کی جسارت کرتا ہو۔ اسی وجہ سے آپ جہاں جاتے؛ ایسے رہزنوں سے بچنے کی تلقین فرماتے جو ایمان کی تاک میں ہیں۔ ایسے افراد سے اتحاد کی سختی سے ممانعت فرماتے؛ جن کی صحبت میں عقیدے کا خسارہ ہو، نقصان کا اندیشہ ہو۔ آخرت کی بربادی کا امکان ہو۔

دُشمنِ جاں سے کہیں بدتر ہے دُشمن دین کا
اُن کے دُشمن سے کبھی اُن کا گدا ملتا نہیں

حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام ہے کہ اللہ و رسول کی شان و عظمت میں جسے جرأت کرتا دیکھو اس سے دور ہو جاؤ۔ جو عاشقِ رسول ہے، سنی ہے؛ اسے گلے لگاؤ۔ آپ جب بولتے تو ایسا لگتا جیسے سخن کی معراج ہو رہی ہو۔ بہاریں چھا رہی ہوں۔ مینھ برس رہا ہو۔ تشنہ لب سیراب ہو رہے ہوں۔ پھوہار پڑ رہی ہو۔ کلیاں چٹک رہی ہوں۔ پھول کھل رہے ہوں۔ فکر کے غبار دُھل رہے ہوں۔ غنچے کھل رہے ہوں۔ ایمان کی فصل سرسبز و شاداب ہو رہی ہو۔ اداسی چھٹ رہی ہو۔ خوشبو پھیل رہی ہو۔ عقیدہ پختہ ہو رہا ہو؛ عقیدت بڑھ رہی ہو۔ ایمان کی بزم نور سجی ہو۔ ہم نے خود مشاہدہ کیا۔ جلوے دیکھے۔ مدینہ شریف کی بہاروں میں؛ شہر بریلی شریف کے گلشن میں؛ گلشن آباد (ناسک) اور جوارِ مخدوم مہائمی (ممبئی) میں۔ ہر جگہ جمالِ ولایت کے دیدار سے نگاہیں نور بار ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا درسِ مُصطفّیٰ ملا۔ سبحان اللہ!

حضور تاج الشریعہ کا نعتیہ کلام کیف و سرور کو بڑھا دیتا ہے اور ایسے اشعار بھی درِ دل پر دستک دے کر فکر کے تاروں کو متحرک کر دیتے ہیں اور محبت کا نصیبہ بیدار ہو جاتا ہے۔

گل ہو جب اخترِ خستہ کا چراغ ہستی
اس کی آنکھوں میں تیرا جلوۂ زیبائی ہو

دردِ اُلفت میں دے مزا ایسا
دل نہ پائے کبھی قرار سلام

اسی بے قراری اور محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و اُلفت کی قندیل فروزاں کیے حضور تاج الشریعہ ۶/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۲/جولائی ۲۰۱۸ء کو واصلِ حق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ گئے بزم سونی کر گئے۔ ان کی یادوں کے چراغ قلبِ مومن کو فروزاں کر رہے ہیں۔

جس کی نگاہوں میں خاکِ حجازِ مقدس کا سرمہ ہو؛ اس کو باطل کی چیرہ دستیاں بھلا کس طرح لرزہ براندام کر سکتی ہیں؟ جسے محبوب کی محبت و عشق کا درد ہو؛ اسے حوادث و فتن کس طرح مبتلائے آلام بنا سکتے ہیں؟ جس کا دل محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں کھویا ہوا ہو اور اسی میں اسے راحت میسر ہو اس کے قلبِ روشن کو کون مضمحل کر سکتا ہے! ایسے عاشق صادق کی نگاہوں میں شفق کا حسن نہیں بس سکتا، اور چمن کی جلوہ آرائی اس کی نگاہوں کو اپنا اسیر نہیں بنا سکتی، تو جب اس گام پر کوئی شخصیت مطلع انوار نظر آتی ہے تو وہ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ہے؛ جن کی فکر و بصیرت نے کتنے آزردہ دلوں اور شوریدہ فکروں کو گنبدِ خضرا کی بہاروں کا مشتاق بنا دیا۔ وہ سر جس میں ہوا و ہوس کا سودا سمایا تھا؛ اس میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ یادِ شہ بطحا نے دل و دماغ کو روشن کر دیا۔

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے
کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

بندہ جب اللہ کا ہو جاتا ہے تو مخلوق اس کی شان و رفعت کی قائل ہو جاتی ہے اور اس کی طرف مائل۔ ہم نے دیکھا کہ جب حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کسی بزم میں پہنچ جاتے تو لوگ پروانہ وار ٹوٹ پڑتے، دل و جاں سے فدا ہو جاتے۔ سچ ہے جو شریعت کے اُصولوں کا عامل ہو جاتا ہے؛ مخلوق اس کی تعظیم میں عجلت کرتی ہے اور لوگ دیوانہ وار اس کے دید کو اُمڈ پڑتے ہیں اور یہ شہرت و عطا تو اس بارگاہ کی ہے جہاں دل کا حال کھلا ہوا ہے؛ اور جہاں جود و عطا کے دھارے چلتے ہیں، فیض کے دریا بہتے ہیں۔ امام بوصیری علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمٍ

ترجمہ: آپ تازگی میں کلی کی مانند ہیں، اوج و رفعت میں ماہ کامل کے مثل، جود و سخا میں سمندر کی طرح، اور عزم و حوصلہ میں زمانہ کی مانند ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳ پر

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز ممبئی
اداریہ

سیٹھ صاحب، چوکیدار اور قربانی

کرم دین چوکیدار اپنی سائیکل کے ہینڈل سے گوشت کی چند تھیلیاں لٹکائے تیز تیز پیڈل مارتا ہوا اپنی دھن میں چلا جا رہا تھا اس کے چہرے پہ ایک انوکھی سی مسرت اور طمانیت کے آثار نظر آرہے تھے ایک انتہائی غریب سے محلے میں پہنچ کر اس نے ایک گھر کے سامنے سائیکل روکی اور گھر کا دروازہ بجا دیا کچھ دیر بعد اندر سے ایک نسوانی آواز آئی کہ جی کون؟ باجی میں ہوں کرم دین چوکیدار۔۔۔! اس کے بلند آواز سے جواب دیتے ہی دروازہ کھلا اور دوپٹے کے پلو سے چہرہ ڈھانپے ایک عورت نظر آئی! کرم دین نے نگاہیں جھکاتے ہوئے اس خاتون کو بڑے احترام سے سلام کیا حال احوال پوچھا عید کی مبارک باد دی اور گوشت کی ایک تھیلی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ لیں باجی یہ آپ کا حصہ ہے۔ اس عورت نے تھیلی لیتے ہوئے بڑے گلوگیر لہجے میں کرم دین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کرم دین میں تیرا شکریہ ادا نہیں کر سکتی بس اللہ کے سامنے اپنے بچیوں کی یتیمی پیش کر کے تیرے لئے ہمیشہ خیر مانگتی رہتی ہوں یہ سن کر کرم دین کی آنکھیں بھی ڈبڈبا گئیں اس نے جلدی سے چہرہ دوسری طرف کرتے ہوئے کہا کہ دیکھ بہن تجھے کتنی بار کہا ہے کہ ایسی باتیں نا کیا کر مجھے اچھا نہیں لگتا تو میری بہنوں کی طرح ہے اور تیری بیٹیاں مجھے اپنے بیٹیوں کی طرح ہی عزیز ہیں، اچھا میں اب چلتا ہوں مجھے اور گھروں میں بھی انکا حصہ پہنچانا ہے یہ کہہ کر وہ اس خاتون کا جواب سنے بغیر سائیکل پہ بیٹھا اور جلدی سے آگے بڑھ گیا۔ یہ حاکم علی مالی کا گھر تھا اور یہ خاتون حاکم علی کی بیوہ تھی کرم دین چوکیدار اور حاکم علی مالی ایک بہت بڑے سیٹھ کے بنگلے پہ کام کرتے تھے دونوں میں اگرچہ کچھ خاص تعلق نہیں تھا بس اچھی سلام دعا تھی اور روز آتے جاتے ایک دوسرے کا حال احوال پوچھ لیتے تھے دونوں میں غریبی کے علاوہ ایک بات یہ بھی مشترک تھی کہ دونوں کی چار چار بیٹیاں ہی تھیں بیٹا کوئی نہیں تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ حاکم علی کام پہ نا آیا یوں تو وہ پہلے بھی کئی بار چھٹی کر لیا کرتا تھا مگر آج شاید سیٹھ صاحب کے کچھ مہمان آنے تھے اس لئے انہوں نے کرم دین کو اسکا پتا کرنے کے لئے اس کے گھر بھیج دیا کرم دین وہاں پہنچا تو دیکھا کہ اس کے گھر تو گویا قیامت صغریٰ برپا تھی حاکم علی کی بیوی اور بیٹیاں دہاڑیں مار مار کے رو رہی تھیں حاکم علی رات سویا تو صبح اٹھا ہی نہیں وہ اپنی بیوی اور بیٹیوں کو اس دنیا کے رحم و کرم پہ چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے سو چکا تھا۔ کرم دین بے چارہ خود بھی بہت غریب آدمی تھا اور بال بچے دار بھی مگر اس دن سے ہر چھوٹی بڑی عید پہ جتنا ہو سکتا تھا ان کے لئے کوئی نا کوئی چیز اور گوشت پہنچا دیا کرتا تھا کرم دین جب پہلی بار ان کے ہاں گوشت لے کر آیا تو حاکم علی کی بیوی نے روتے ہوئے کہا کہ کرم دین اللہ تیرا بھلا کرے آج میرے بچے ڈیڑھ دو سال بعد پہلی بار گوشت کھائیں گے بس یہ جملہ سننا تھا کہ اس کے دل پہ خنجر سے چل کے رہ گئے بس وہ دن تھا اور آج کا دن کہ وہ ان کے ساتھ ساتھ ایسے چار پانچ اور گھروں کی بھی وقتاً فوقتاً مدد کرتا رہتا تھا

باقی گھروں میں بھی گوشت کی تھیلیاں پہنچا کر وہ واپس پلٹا تو کافی دیر ہو چکی تھی اس نے سائیکل موڑی اور اپنے گھر کی راہ پکڑ لی جیسے جیسے اس کا گھر نزدیک آرہا تھا اس کے چہرے پہ پریشانی کے تاثرات بڑھتے جا رہے تھے رستے میں ایک جگہ ایک نلکے پہ رک کر اس نے سائیکل صاف کرنے والا کپڑا بھگو کر ہینڈل پہ لگے گوشت اور خون کے نشانات کو صاف کیا وہ شاید یہ نشانات اپنے گھر والوں سے چھپانا چاہتا تھا اور پھر وہ دوبارہ اپنے گھر کی طرف چل دیا۔ یہ اس کا ہر سال کا معمول تھا کہ وہ صبح سویرے اپنے پرانے دھلے ہوئے کپڑے پہن کر عید کی نماز پڑھنے اپنی کچی بستی سے بہت دور شہر کے سب سے بڑے محلے میں جاتا اور عید کی نماز کے بعد لوگوں کے گھروں سے گوشت جمع کرنا شروع کر دیتا گویا کہ وہ ذاتی طور پہ بہت خوددار انسان تھا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا اس کے لئے مر جانے کے برابر تھا مگر حاکم علی کی بیوہ اور یتیم بچیوں کی خاطر وہ یہ کام بھی کر گزرتا وہ دوپہر تک گوشت جمع کرتا اور دوپہر کے بعد ان گھروں میں جا کے دے آتا اور وہ لوگ یہی سمجھتے کہ شاید کرم دین کی اپنی قربانی ہوتی ہے۔ اور واقعی یہ کرم دین کی قربانی ہی تھی وہ اپنی عزت نفس اور خودداری کے گلے پہ چھری پھیر کر ہی ان کے لیے لوگوں کے سامنے دامن پھیلا کر گوشت اکٹھا کیا کرتا تھا اور ظاہر ہے اس کے لئے اس سے بڑی قربانی اور کیا ہو سکتی تھی۔ سال سال بعد کرم دین کی بدولت گوشت کا مونہہ دیکھنے والے یہ کب جانتے تھے کہ خود کرم دین کے گھر سال کے بعد بھی گوشت نہیں پکتا کئی بار کرم دین کے جی میں آیا بھی کہ وہ ایک آدھ تھیلی اپنے گھر بھی لے جائے مگر ہر بار اس کا ضمیر اسکے آڑے آجاتا اور اپنے بچوں کو یہ گوشت چاہتے ہوئے بھی نا کھلا پاتا۔ کرم دین کی بستی قریب آچکی تھی اس نے اپنی آنکھوں کی نمی کو لوگوں سے نظریں بچا کر صاف کیا اور اپنے درد والم کو چہرے کے مصنوعی تاثرات سے چھپانے کی کوشش کرتا ہوا اپنی گلی میں مڑ گیا۔ اب اس کے سامنے اس کے اپنے گھر کا دروازہ موجود تھا جس کے اس پار غربت و افلاس کا لبادہ اوڑھے اس کی بیوی اور بیٹیاں اس کی منتظر تھیں۔ کرم دین نے کچھ لمحے توقف کر کے دروازہ بجا دیا اس کی چھوٹی بیٹی نے دروازے کی درز میں سے اپنے باپ کو دیکھ کر دروازہ کھول دیا کرم دین سر جھکائے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہو گیا اس نے اسی طرح اونچی آواز میں سب کو سلام کر کے سر اٹھایا تو دیکھ کے حیران رہ گیا کہ اس کے صحن کے بیچوں بیچ کھانے پکانے کے سامان کا ڈھیر لگا ہوا ہے اور ساتھ ہی ایک تھیلے میں اچھا خاصا گوشت بھی پڑا ہوا ہے۔ کرم دین نے حیرت سے اپنی بیوی کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ یہ سب کہاں سے آیا؟ اسکی بیوی بولی کہ ایک بہت بڑی گاڑی میں کوئی بڑا آدمی آیا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ وہ آپ کو جانتا ہے اور ساتھ میں ایک چٹھی بھی دے کر گیا ہے میں نے سامان تو اس کے اصرار پہ رکھ لیا

بقیہ صفحہ ۳ پر

وعدہ خلافی وعہد شکنی کی مذمت

تحریر: محمد توحید رضا علیمی بنگلور

اسلام نے جھوٹ بولنے سے روکا اور سچ بولنے کی تاکید کی ہے اسلام میں بڑی تاکید کے ساتھ عہد پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور عہد شکنی کی مذمت کی گئی ہے مشکوۃ المصابیح کی ایک حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وعدہ کی پاسداری ایمان کے کمال کی نشانی ہے اور وعدہ خلافی کی عادت منافقوں کا شیوہ ہے ایک دوسرے کی مدد کے بغیر دنیا میں زندگی گزارنا بہت مشکل ہے، اس معاونت میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے قدم قدم پر یقین دہانی کی ضرورت پڑتی ہے، اس یقین دہانی کا ایک ذریعہ وعدہ ہے۔

مستحکم تعلقات:

لین دین میں آسانی، معاشرے میں امن اور باہمی اعتماد کی فضا کا قائم ہونا وعدہ پورا کرنے سے ممکن ہے، اسی لئے اسلام نے ایفائے عہد پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن و احادیث میں بہ کثرت یہ حکم ملتا ہے کہ وعدہ کرو تو پورا کرو۔ اللہ رب العزّت کا فرمان ہے: (وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـٴُـوْلًا (۳۴)) (پ۱۵/ بنی اسرائیل:۳۴) ترجمہ! کنزالایمان: اور عہد پورا کرو بیشک عہد سے سوال ہونا ہے۔ اور ماپو تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو اور اس کا انجام اچھا ہے۔

یہاں وعدے کی پاسداری کا حکم ہے اور پورا نہ کرنے پر باز پرس کی خبر دے کر وعدے کی اہمیت کو مزید بڑھایا گیا ہے۔ آیت میں عہد پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے خواہ وہ اللہ تعالیٰ کا ہو یا بندوں کا۔ اللہ تعالیٰ سے عہد اس کی بندگی اور اطاعت کرنے کا ہے (روح البیان، الاسراء، خازن، الاسراء،)

اور بندوں سے عہد میں ہر جائز عہد داخل ہے افسوس کہ وعدہ پورا کرنے کے معاملے میں بھی ہمارا حال کچھ اچھا نہیں بلکہ وعدہ خلافی کرنا ہمارا مزاج بن چکا ہے۔ لیڈر قوم سے عہد کرتے ہیں اور لوگ ایک دوسرے سے عہد کرتے ہیں تو کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنا اشد ضروری ہے مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین لوگ وہ ہیں جو وعدہ پورا کرتے ہیں۔ (مسند ابی یعلیٰ، ج ۱ ص ۴۵۱، حدیث: ۱۰۴۷)

وعدے کی تعریف اور اس کا حکم:

وعدے کی تعریف اور اس کا حکم۔ وہ بات جسے کوئی شخص پورا کرنا خود پر لازم کر لے۔ وعدہ۔ کہلاتا ہے۔ (معجم وسیط، ج ۲/ص ۱۰۰۷) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے۔ مسلمان سے وعدہ کرو یا کافر سے، عزیز سے وعدہ کرو یا غیر سے، استاذ، شیخ، نبی، اللہ تعالی سے کئے ہوئے تمام وعدے پورے کرو۔ (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۴۸۳/ ۴۹۲، ملتقطاً)

لفظ وعدہ:

لفظ وعدہ کہنا ضروری نہیں بلکہ انداز و الفاظ سے اپنی بات کی تاکید ظاہر کی مثلاً وعدے کے طور پر طے کیا کہ۔ فلاں کام کروں گا یا فلاں کام نہیں کروں گا" وعدہ ہو جائے گا۔

وعدہ پورا کرنے کی اہمیت ایفائے عہد بندے کی عزت و وقار میں اضافے کا سبب ہے جبکہ قول و قرار سے روگردانی اور عہد Agreement کی خلاف ورزی بندے کو دوسروں کی نظروں میں گرا دیتی ہے۔

حالت جنگ میں بھی وعدہ پورا کیا:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت جنگ میں بھی عہد کو پورا فرمایا چنانچہ غزوۂ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی افرادی قوت کم اور کفار کا لشکر تین گنا سے بھی زائد تھا، حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت حسیل رضی اللہ تعالی عنہما) ایک روایت میں ان کے والد ماجد حضرت یمان،) دونوں صحابی مدینہ طیبہ کی طرف آرہے تھے اتفاقاً وہ زمانہ بدر کی جنگ کا تھا راستے میں آپ حضرات کی ابوجہل کے لشکر سے مڈبھیڑ ہوگئی اور ابوجہل کے لشکر نے ان کو گرفتار کر لیا ابوجہل نے کہا کہ تم محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کے لئے مدینہ طیبہ جا رہے ہو؟ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم ایک ضروری کام سے مدینہ جا رہے ہیں ابوجہل نے اس شرط پر ان کو چھوڑا کہ تم مدینہ جاؤ گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد نہیں کرو گے انہوں نے یہ شرط منظور کر لی اور مدینہ منورہ آگئے اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سارا واقعہ بیان کیا اگرچہ یہ حق و باطل کی پہلی جنگ تھی جس میں کفار مکہ اسلحہ اور ساز و سامان سے لیس ہو کر آئے تھے اور ان کی تعداد مسلمانوں سے کئی گناہ زیادہ تھی اور اس جنگ میں مسلمانوں کے لئے ایک ایک فرد کی سخت ضرورت تھی لیکن پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا ہم ہر حال میں عہد کی پابندی کریں گے ہم ان کے عہد کو پورا کریں گیا ور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے اور، ہمیں صرف اللہ تعالیٰ کی مدد درکار ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب العہد حدیث: ۴۶۳۹)

یہودیوں نے رسول اللہ سے عہد کیا

پارہ دس سورہ انفال آیت نمبر ۵۶/ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا وہ ہر بار عہد توڑ دیتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔ **شان نزول**۔ یہ آیتیں بنی قریظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئیں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد تھا کہ وہ آپ سے نہ لڑیں گے نہ آپ کے دشمنوں کی مدد کریں گے۔ انہوں نے عہد توڑا اور مشرکین مکہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کی تو انہوں نے ہتھیاروں سے ان کی مدد کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معذرت کی ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا پھر دوبارہ عہد کیا اور اس کو بھی توڑا اللہ تعالیٰ نے انہیں سب جانوروں سے بدتر بتایا۔ تفسیر خزائن العرفان۔

منافق کی تین نشانیاں ہیں:

صحیح بخاری کتاب الایمان علامۃ المنافق میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ **پہلی نشانی**۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے **دوسری نشانی**۔ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ **تیسری نشانی**۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ اور صحیح بخاری کتاب الایمان ہی میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس میں یہ چار باتیں ہوگی وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک ہوگی تو اس میں نفاق کی علامت ہے تا آنکہ اسے ترک نہ کر دے

(۱) جب امین بنایا جائے تو خائن ثابت ہو
(۲) جب بات کرے تو جھوٹی بات کرے
(۳) جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے
(۴) جب جھگڑے تو گالی گلوج پر اتر آئے۔

ان چاروں میں تیسری نشانی حضور نے فرمائی وہ ہے۔ جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ وعدہ شکنی سے ہمیں بچنا ہے اور جب وعدہ کریں یا عہد معاہدہ کریں تو اسے پورا بھی کرنا ضروری ہو جاتا ہے

حضور تین دن کھڑے رہے:

حضرت عبداللہ بن حمساء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بعثت سے پہلے (اعلان نبوت سے پہلے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک چیز خریدی اور اس کی کچھ قیمت میرے ذمہ رہ گئی تو میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں اسی جگہ اسے لا کر دوں گا پھر میں بھول گیا پھر مجھے تین دن کے بعد یاد آیا تو میں نے آکر دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ موجود ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نوجوان تو نے مجھے زحمت میں ڈال دیا اسی جگہ تین دن سے میں تیرا انتظار کر رہا ہوں (سنن ابوداؤد کتاب الادب اور شفاء شریف) حدیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعدہ کی پاسداری کر کہ امت مسلمہ کو وعدہ کی اہمیت بتائی کہ جب بھی وعدہ کرو تو اسے پورا کرو اور عہد شکنی نہ کرو

وعدہ پورا کرنے پر انعام کی بشارت

پارہ اٹھارہ سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۸ سے ۱۱ کا مطالعہ فرمائیں اس میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا کرنے والوں کو فردوس کی بشارت سنائی ہے ترجمہ: اور وہ جو اپنی امانتوں اور عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ سبحان اللہ۔ اللہ پاک جنت دینے کا وعدہ فرما رہا ہے ان کو جو امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں اور کئے ہوئے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور نمازوں کو وقتوں پر ادا کرتے ہیں

یاد رکھیں انسان وعدہ خلافی کر سکتا ہے مگر اللہ پاک کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کر سکتا پارہ ۱۳/ سورہ رعد آیت نمبر ۳۱/ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ جو کوئی وعدہ کرے تو وعدہ کو نبھانا بھی بہت ضروری ہے اللہ پاک ہم تمام کو وعدہ خلافی سے بچائے آمین

مثبت سوچا کریں!...

ڈپریشن طویل مدتی مرحلہ ہے یہ کسی بھی انسان کے بتانے سے ختم نہیں ہوگا جب تک آپ کسی اچھے نفسیاتی معالج سے مشورہ نہیں کریں گے۔ ہاں البتہ کچھ چیزیں ہیں جس سے آپ کے مزاج میں بہتری آسکتی ہے: جیسے کہ ۱۔ کسی اپنے کے ساتھ، جس سے آپ اپنا دکھ یا مسئلہ بانٹ سکیں اس سے بانٹیں۔ ۲۔ لوگوں کے ساتھ بیٹھنا شروع کر دیں۔ ۳۔ باہر لوگوں سے جا کر ملیں، ان سے بات کریں اور دیکھیں کہ وہ اپنے مسائل کس طرح حل کرتے ہیں۔ ۴۔ اپنی جگہ بدل دیں کچھ دنوں کے لیے کہیں باہر چلے جائیں کیونکہ ماحول بدلنے سے انسان کی سوچ پر بہت اثر پڑتا ہے۔ ۵۔ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر مسکرائیں پھر اسے محسوس کریں دل نہ بھی کرے تب بھی مسکرائیں جب ہم اپنے دماغ کو اداس رہنا سکھا دیتے ہیں پھر ہمارا دماغ بالکل اسی طرح کا کیمیائی مادہ چھوڑتا ہے اور مسکرانے سے خوشی والے ہارمونز چھوڑتا ہے اس سے آپ کے مزاج میں بہتری آئے گی۔ ۶۔ روزانہ ایک گھنٹہ خود کو وقت دیں۔ ۷۔ وہ کام کریں جس سے آپکو خوشی محسوس ہوتی ہے اِس کا اثر آپکے پورے دن پر ہوگا۔ ۸۔ اچھی خوراک لیں اپنی پسند کی چیز کھائیں۔ ۹۔ اپنی پسند کے لوگوں میں بیٹھیں منفی لوگوں سے دور رہیں۔ ۱۰۔ لوگوں کی باتوں کو سر پہ سوار نہ کریں۔ ۱۱۔ زیادہ سوچیں مت اگر سوچنا ہے تو مثبت سوچیں یہ بہت مدد گار ثابت ہوگا۔ جزاکم اللہ خیراً

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز ممبئی
جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 49
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاد اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/ روپئے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کامیابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں و مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔ ۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

حج کی فضیلت، اجر وثواب اور حج نہ کرنے پر وعید

ازقلم: محمد شمیم احمد نوری مصباحی

حج اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک اہم ترین رکن ہے جو زندگی میں ایک بار ہر اس عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے جو کہ بیت اللہ تک رسائی کی استطاعت رکھتا ہو حج کی فرضیت کے بعد خود نبی کریم ﷺ نے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جم غفیر کے ساتھ مدینہ طیبہ سے سفر کر کے اس اہم فریضے کو ادا فرمایا، اس مہتم بالشان عبادت کی ادائیگی پر شرع میں بے شمار اجر وثواب کا وعدہ کیا گیا ہے، اور بغیر کسی عذر کے اسے ترک کرنے پر سخت وعید سنائی گئی ہے۔

قابلِ مبارک باد اور خوش نصیب ہیں وہ سعید روحیں جنہیں اللہ عز وجل نے اپنے پاک گھر کی زیارت کا شرف بخشا اور ابر رحمت کی برستی ہوئی رِم جھم بارشوں سے سیاہ کاریوں کی جمی ہوئی پرت در پرت اور تہ بہ تہ کائیوں کو دھل کر کسی نومولود کی طرح اپنے مقدس گھر سے واپس لوٹایا، اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ [آل عمران: ۹۷] اور اللہ کے لیے لوگوں کے ذمہ خانۂ کعبہ کا حج کرنا ہے ہر اس شخص کے ذمہ جو وہاں تک رسائی کی استطاعت رکھتا ہو۔ دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ [البقرۃ: ۱۹۶] اور تم حج اور عمرے کو مکمل کرو، اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کو فرض قرار دیا ہے لہٰذا تم حج کیا کرو (مسلم شریف کتاب الحج) ایک مرتبہ آپ نے تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کو فرض فرمایا ہے، (نسائی شریف)۔

جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حج کا منکر کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ چونکہ حیات مستعار کے لمحوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہے، اس لیے جس آدمی پر حج فرض ہو اور ظاہری کوئی رکاوٹ نہ ہو تو اسے اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں بالکل تاخیر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ جلدی کرے (ابوداؤد شریف)۔

اسی طرح ایک جگہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حج کرنے میں جلدی کرو کیوں کہ کچھ نہیں معلوم کہ کیا امر پیش آجائے (کنز العمال)

حج کی فضیلت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، عرض کیا گیا پھر کیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”حج مبرور“ (یعنی وہ حج جس میں گناہ نہ کیے گیے ہوں اور ریا کاری نہ ہو)۔[رواہ البخاری ومسلم]

نیز حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس نے ایسی باتیں نہ کیں جو میاں بیوی کے درمیان ہوتی ہیں اور گناہ نہ کیے تو یہ شخص اس طرح ہوگا جیسا اس دن بے گناہ تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا“ اور ایک حدیث میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ“ کہ حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ " یکے بعد دیگرے حج وعمرہ کو ادا کرو کیونکہ وہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے“۔[رواہ الترمزی]

حج کا اجر وثواب: اجر وثواب کے اعتبار سے حج کی عبادت اپنی ایک الگ ہی شان رکھتی ہے، چنانچہ طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ دو صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حج کے الگ الگ اعمال کا اجر وثواب پوچھنے کی غرض ونیت سے حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے سوال کرنے سے پہلے ہی ان کے سوالات دہرا دیئے۔ اور پھر ہر ایک کا ترتیب وار جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ:

(۱) جب کوئی حاجی اپنے گھر سے مسجد حرام کے ارادے سے چلتا ہے تو اس کی سواری کے ہر قدم پر ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک ایک غلطی معاف کی جاتی ہے۔

(۲) طواف کے بعد کی دو رکعتوں کا ثواب خاندان بنی اسماعیل کے کسی غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے۔

(۳) اور جب حجاج میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں تو اللہ رب العزت آسمان دنیا پر نزول اجلال فرما کر فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے بندے بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ دنیا کے کونے کونے سے میری جنت کی امید لگا کر میرے پاس آئے ہیں لہٰذا ان کے گناہ اگرچہ ریت کے ذرات، بارش کے قطرات اور سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں، پھر بھی میں انہیں بخش دوں گا، پس اے میرے بندو! جاؤ بخشے بخشائے واپس چلے جاؤ تم بھی بخش دیے گیے، اور جس کے لیے تم نے بخشش کی سفارش کی ان کی بھی مغفرت کر دی گئی۔

(۴) اور شیطان کو کنکری مارنے کا ثواب یہ ہے کہ ہر کنکری کے بدلہ میں کسی بڑے گناہ کی مغفرت ہوتی ہے۔

(۵) اور قربانی کرنے کا ثواب آخرت کے ذخیرہ میں جمع کر دیا جاتا ہے۔

(۶) اور احرام کے بعد حلق کرایا جاتا ہے تو حال یہ ہوتا ہے کہ ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔

(۷) اور جب طواف زیارت کیا جاتا ہے تو حال یہ ہوتا ہے کہ حاجی گناہ سے بالکل پاک اور صاف ہوتا ہے، اور ایک فرشتہ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے: ”آئندہ کے لیے از سر نو اعمال کرو تمہارے گزشتہ سارے گناہ معاف کردیے گیے ہیں“۔ [الترغیب والترہیب ۲/۱۱۰]

اور ایک روایت میں ہے کہ حج کے سفر میں ایک روپیہ خرچ کرنے کا ثواب دس لاکھ روپیہ خرچ کرنے کے برابر ہے۔[کنز العمال ۵/۵]

حاصل کلام یہ ہے کہ سفر حج میں قدم قدم پر اجر وثواب کے اسباب موجود ہیں۔ تلبیہ پڑھنا خود ایک ایسا عمل ہے کہ آدمی بے اختیار ذکر خداوندی کے روحانی ماحول کے جھرمٹ میں آجاتا ہے اور فرشتوں کی طرف سے اس کو مبارک بادیاں ملنے لگتی ہیں، اس کے بعد بیت اللہ میں حاضر ہو کر دعا مانگنا قبولیت کا اہم موقع ہے نیز حرم شریف کی نیکیوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ گنا کر دیا ہے، پھر حجر اسود کے استلام کی بھی عجیب خوبی رکھی گئی ہے کہ یہ قدرتی طور پر استلام کرنے والے کے گناہوں کو جزب کر لیتا ہے، حضور نبی رحمت ﷺ کا ارشاد ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کو چھونا غلطیوں کو مٹا دیتا ہے۔[ترمذی شریف]

اور یہ دونوں پتھر قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائے جائیں گے کہ ان کی دو زبانیں، دو آنکھیں اور دو ہونٹ ہوں گے اور یہ اپنے استلام کرنے والوں کے حق میں گواہی دیں گے اور سفارش کریں گے۔[الترغیب والترہیب ۲/۱۲۴]

اسی طرح طواف کرنا بھی ایک انتہائی قابل اجر وثواب عمل ہے۔ ایک موقوف روایت میں نقل کیا گیا ہے کہ طواف کرنے والے کے ہر ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور ستر ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں، اور ستر ہزار درجے بلند کیے جاتے ہیں۔[الترغیب والترہیب ۲/۱۲۴]

علاوہ ازیں ایک خاص بات یہ ہے کہ حج کے ایام میں نہ صرف یہ کہ طواف کرنا اور دیگر عبادات انجام دینا موجب ثواب ہے، بلکہ یہاں اگر کوئی شخص حرم شریف میں بیٹھ کر نیک نیتی کے ساتھ بیت اللہ کی صرف زیارت سے شرفیاب ہو تو وہ بھی ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔

الغرض سفر حج کا ہر ہر لمحہ نیکیوں کو سمیٹنے کا زمانہ ہے۔ جو شخص اپنے کو اللہ کی خاص رحمت کا مستحق بنانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس موقع کو غنیمت جانے اور ایک ایک لمحہ کو کارآمد بنانے کی کوشش کرے، اور غفلت وکوتاہی کو پاس بھی نہ آنے دے، ایک ایسے موقع پر جبکہ رحمت خداوندی کی برسات ہو رہی ہو، اس سے فیضیاب نہ ہونا اور سستی میں پڑ کر اوقات کو ضائع کر دینا انتہائی محرومی کی بات ہوگی۔

بالخصوص سفر حج کے دوران گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنا انتہائی ضروری ہے، ایک روایت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی نصیحت وارد ہے کہ جو شخص حج کے دوران اپنے کانوں آنکھوں اور زبان کی گناہوں سے حفاظت کرے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

حجاج سے دعائیں کرائیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حج کو آنے والے اور عمرہ ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے معزز مہمان ہوتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور اگر وہ گناہوں کی مغفرت طلب کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی گناہوں کو بخش دے گا۔

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے پر وعید: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو ظاہری ضرورت (سفرخرچ اور سواری کا انتظام وغیرہ) یا ظالم بادشاہ (حکومت) یا مہلک مرض جیسی کوئی مجبوری نہ ہو اور وہ (حج کا نصاب ہونے کے باوجود) حج نہ کرے۔ تو اس کے لیے یہ بات برابر ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے۔[رواہ الدارمی]

اللہ کی پناہ! کس قدر سخت وعید ہے استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے پر، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں پر حج فرض ہو اور انہوں نے بغیر عذر شرعی کے حج نہیں کیا تو ان کے سوءِ خاتمہ کا اندیشہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سبھی لوگوں کو زیارت حرمین طیبین کی توفیق عنایت فرمائے۔(آمین]

منقبت

منقبت درشان حضور تاج الشریعہ بدرالطریقہ نوراللہ مرقدہ وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرہ حضور حجۃ الاسلام جانشین حضور مفتی اعظم حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمہ

رفعتِ شاہ اختر رضا دیکھئے
کہکشاں کہکشاں مرحبا مرحبا
گوشۂ زیست ہے جس کا روشن کدہ
ضوفشاں ضوفشاں مرحبا مرحبا

تیرے علمی جلالت کی یہ شان ہے
حیرتوں میں گڑا جس پہ انسان ہے
بابِ علمِ مدینہ کا فیضان ہے
مہرباں مہرباں مرحبا مرحبا

شانِ اہلسنن جانِ رضوی چمن
حسن کا بانکپن فکر وفن کا گگن
مدح خواں آپ کے انجمن انجمن
بیگماں بیگماں مرحبا مرحبا

ان کا دیدار جس نے کیا ہے یہاں
بزم در بزم کرتا ہے وہ یہ بیاں
دورِ حاضر میں اُن سا نہیں ہے کہیں
مہ رخاں مہ رخاں مرحبا مرحبا

فضلِ مولا کو پانے کا ہے آسرا
سوزشِ دل مٹانے کا ہے آسرا
تاقیامت سلامت رہے آپ کا
آستاں آستاں مرحبا مرحبا

جو ہیں اہل خرد ان کا ہے مدعا
صدقہ شاہ مدینہ کا میرے خدا
فیضِ اختر رضا خاں سے مہکے سدا
گلستاں گلستاں مرحبا مرحبا

عرسِ تاج الشریعہ کی دھومیں مچیں
سارا منظر ہوا دلنشیں دلنشیں ہے
لبوں پر رواں آفریں آفریں
شادماں شادماں مرحبا مرحبا

ہمسفیرانِ علم و ہنر جھک گئے
بات وہ بھی یہی بولکر رک گئے
ہم ہیں علمی زمیں پر کھڑے"
آپ ہیں آسماں آسماں مرحبا مرحبا

ہاشمی آج جو میری پہچان ہے
سب میرے اعلیٰ حضرت کا احسان ہے
میرے مرشد پہ قرباں مری جان ہے
دائماں دائماں مرحبا مرحبا

از: سید محمد ہاشمی رضوی سراجی
خادم دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳/

بقیہ: حضور تاج الشریعہ مقبولت---

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ؎

واہ! کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

جسے بارگاہِ رسالت ﷺ سے عطاونوازش کا وافر حصہ ملا ہو اس کی شان تو دوبالا ہوگی ہی؛ اس کی رفعت و بلندی کے ترانے گنگنائے جائیں گے۔ آج جو شہرت و دوام حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہے؛ وہ عطائے خاص ہے۔

الٰہی عزوجل! جب تک چمن میں مرغ نواسنجی کرتے رہیں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی لحد پر رحمت وانوار کی بارانِ مبارک برستی رہے۔ جب تک بلبل کی خوش خرامی گلشن میں اپنی آواز کا سحر جگاتی رہے اختؔر کی تابندگی روز بڑھتی رہے۔ جب تک آبشاروں کا ترنم بزمِ ہستی کو آراستہ کرتا رہے اور اُفق کا جمال نگاہوں کو تازگی دیتا رہے؛ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضانِ علم کی خوشبو پھیلتی رہے۔ جب تک ستاروں کی انجمن میں روشنی رہے اختؔر خوشنوا کی رعنائی ایمان کی دَمک بڑھاتی رہے۔ جب تک آسمان نیلگوں پر ماہ تاب کی چمک باقی رہے اور جب تک جامِ محبت چھلکتے رہیں حضور تاج الشریعہ کے علم وفضل کی کرنوں سے کائنات عالم کے مسلماں سیراب وفیضیاب ہوتے رہیں۔ ان کے فیض کے دریا اُبلتے رہیں؛ باغِ رضؔا کے عندلیب خوشنوا کی بوئے تر مشامِ فکر کو مہکاتی رہے ؎

اے رضؔا جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار
بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

بقیہ: اداریہ

مگر اب آپ کے انتظار میں ہی تھی اور ساتھ ہی ایک لفافہ کرم دین کی طرف بڑھا دیا کرم دین نے جلدی سے لفافہ کھولا اور اس میں موجود چٹھی پڑھنے لگ گیا۔ سلام دعا کے بعد لکھا تھا کہ۔۔۔ یار کرمے میں تجھے ایک عام سا بندہ سمجھتا رہا مگر تو تو بہت بڑا آدمی نکلا، اتنا بڑا کہ تیرے سامنے مجھے اپنا آپ بہت چھوٹا محسوس ہونے لگا ہے۔ مجھے تیرے بارے میں کچھ باتیں کہیں سے پتا چلیں تھیں پھر میں نے سارا دن تیرا پیچھا کیا اور حاکم علی کے گھر تک جا پہنچا وہاں سے مجھے تیرے بارے میں باقی سب پتا چل گیا اور جب تیرے گھر آیا تو پتا چلا کہ تیرے اپنے گھر کے حالات بھی بالکل انہی لوگوں جیسے ہیں کرمے یہ کچھ چیزیں عید کا تحفہ سمجھ کر قبول کر لے تجھے اللہ کا واسطہ انکار نا کرنا آج سے تیرا اور باقی پانچوں گھروں کا سارا خرچ میرے ذمہ ہوا باقی باتیں شام کو بنگلے پہ کرتے ہیں اور ہاں آج ڈیوٹی پہ ذرا جلدی آجانا۔ منجانب تیرا سیٹھ کرم دین کی آنکھوں سے آنسو نکل کر چٹھی کی تحریر بگاڑ رہے تھے اور اسکی زبان پہ بے اختیار جاری تھا۔۔۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

بقیہ: کون آکے اسیروں کی----

سفر وحضر میں نمازیں قضا ہونا تو دور کی بات، اوراد و وظائف بھی نہیں چھوٹتے۔۔۔ دنیا بھر میں درجنوں ممالک کا تبلیغی دورہ کیا۔۔۔ آپ کے دست حق پرست پر بہتوں نے باطل مذاہب، عقائد ونظریات سے تائب ہو کر دولت ایمان سے شرف یابی پائی۔۔۔ آپ کی علمیت، زبان و بیان کے عرب وعجم دلدادہ تھے۔۔۔ آپ کی دینی خدمات سے متاثر ہو کر عالم اسلام کی عظیم دانش گاہ جامعہ ازہر مصر نے ”فخر ازہر“ ایوارڈ سے سرفراز کیا۔۔۔ خانۂ کعبہ میں آپ کو حاضری کا شرف ملا۔۔۔ آپ کی خدمات کا دائرہ نا صرف برصغیر ہند و پاک میں پھیلا ہوا ہے بلکہ یورپ وافریقہ اور عرب ممالک میں بھی آپ کی خدمات کے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔۔۔ عرب وعجم میں اہل علم ودانش نے آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔۔۔ جید علما و اکابرین نے آپ کو تعظیمی، تکریمی القابات سے نوازا۔۔۔ آپ کے وصال پر لاکھوں عاشقان رسول ﷺ نے بھیگی پلکوں کے ساتھ تدفین میں شرکت کی۔۔۔ عرب وعجم کی مقتدر شخصیات نے تعزیتی پیغامات جاری کیے۔۔۔ ہند و پاک کے علاوہ دنیا بھر کے بیشتر ممالک میں تعزیتی اجلاس اور محافلِ ایصال ثواب کا انعقاد کیا گیا۔۔۔ کم وبیش ۲۰/رسائل و جرائد نے خصوصی شمارے شائع کیے۔۔۔ کئی اخبارات نے خصوصی گوشے نکالے۔۔۔ آپ نے درجنوں کتابیں، سینکڑوں فتاوے، علمی مذاکرات بشکل سوال و جواب امت مسلمہ کی رہبری و رہنمائی کے لیے یادگار چھوڑیں۔۔۔ جن سے آج بھی تشنگانِ علوم دینیہ فیض یاب ہو رہے ہیں۔۔۔ آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں ہے۔۔۔ جن میں علما، اہلِ علم ودانش بھی شامل ہیں۔۔۔ لاکھوں مریدوں کے شیخ کامل، دبستانِ رضا کا چمکتا دمکتا اختر اپنی تمام تر ضوفشانیوں، اور علمی مہکار سے عالم اسلام کو مہکا، چمکا کر ۷/ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک مغرب کے وقت لاکھوں چاہنے والوں کو سوگوار کر ظاہری طور پر غروب ہوگیا۔۔۔ مگر آج بھی آپ کی یادیں، مجالس، علمی کارنامے آپ کی موجودگی کا احساس دلا رہی ہیں۔۔۔ خانوادۂ رضویہ کے اس چمکتے دمکتے آفتاب کو دنیا تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمہ کے نام سے جانتی ہے۔۔۔

: بموقع پانچواں عرس تاج الشریعہ:
۶/ذی قعدہ ۱۴۴۴ھ/مئی ۲۰۲۳ء

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 49 DATE: 29 May to 04 June 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

جامعہ احسن البرکات مارہرہ شریف کے دو فارغین کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے جامعۃ الازہر مصر روانگی

آج میں بہت خوش ہوں، اولاً تو مجھے یہی سمجھ نہیں آرہا تھا، کہ اتنے عظیم اور خوشی کے موقع پر الفاظ کا کہاں سے تعین کروں، کہاں سے ایسے منتخب الفاظ لاؤں جو آج کی محفل کی صحیح طور پر عکاسی کرسکیں، ہاں میرے پاس الفاظ نہیں ہیں، لیکن میں انہیں ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو جوڑ کر اپنے پیارے ابا حضور حضور رفیق ملت دامت برکاتہم العالیہ کی ہم طلبہ پر شفقتوں اور عنایتوں کا ذکر کرنا چاہوں گا، اور اپنے ان دو سینئر ساتھیوں کو دل کی انتہاہ گہرائیوں کے ساتھ مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا، کہ جنہوں نے مادر علمی جامعہ احسن البرکات مارہرہ شریف میں رہ کر اور قابل اساتذہ کی نگرانی میں اپنی تعلیم کو مکمل کرکے، اپنے آپ کو اس لائق بنایا کہ، خود شفیق العلما والطلبا حضور رفیق ملت دامت برکاتہم العالیہ نے الازہر (مصر) بھیجنے کا اعلان فرمایا۔ الحمدللہ رب العالمین!

مارہرہ: ۱۸؍مئی ۲۰۲۳ء بروز جمعرات مغرب کی نماز سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ، استاد محترم قاری کوثر صاحب نے اعلان کیا کہ تمام طلبہ سنن ونوافل سے فارغ ہوکر مسجد برکاتی ہی میں رکیں، حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تمام طلبہ باادب بیٹھ گئے، اسی دوران ابا حضور مسکراتے ہوئے تشریف لائے اور ہم سب نے اٹھ کر مرشد کریم کا استقبال کیا، ہم میں سے کسی کو بھی ابھی تک یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ مبارک محفل کس سلسلہ میں منعقد کی گئی ہے، جس سے اس بات کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ خانقاہ برکاتیہ اپنا کوئی بھی کام دکھاوے اور نام ونمود کے لیے نہیں کرتی، بلکہ صرف وصرف رب کی رضا وخوشنودی کے لیے ہی کرتی ہے، ہمیں بے چینی سے انتظار تھا کہ کب ابا حضور سنہرے موتی عطا فرمائیں اور ہم اس کو چن کر محفوظ کرلیں، کہ اسی وقت ابا حضور نے استاذی الکریم، صدر المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد عرفان الأزہری حفظہ اللہ کو حکم دیا کہ آپ بھی طلبہ کو چند پھول عطا فرمائیں، استاد محترم تشریف لائے اور محفل کے انعقاد کا سبب بتاتے ہوئے، ارشاد فرمایا:۔

آج ہمیں اس مبارک ومسعود محفل کے انعقاد کا سبب بتاتے ہوئے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے، کہ جامعہ احسن البرکات (مارہرہ شریف) کے دو فارغین مولانا محمد ہاشم احسنی ومولانا محمد ارقم نوری احسنی، الحمدللہ یہ دونوں حضرات تعلیم حاصل کرنے کے لیے جامعہ ازہر (مصر) تشریف لے جارہے ہیں، اور یہ نتیجہ ہے اساتذۂ کرام کی محنتوں اور دعاؤں کا اور بالخصوص حضور رفیق ملت دامت برکاتہم العالیہ کی توجہات کا کہ آپ ہمیشہ طلبہ کے سامنے ایک اعلان کیا کرتے ہیں اور ان کو ابھارا کرتے ہیں، کہ آپ دنیا کے جس کونے میں چاہیں تعلیم حاصل کریں، خانقاہ برکاتیہ آپ کا ہر طرح سے ساتھ دینے لیے تیار ہے، اور الحمدللہ ہمارے یہ دونوں فارغین ۲۵؍مئی کو جامعہ ازھر مصر تشریف لے جارہے ہیں۔

اور ساتھ ہی استاد محترم نے ارشاد فرمایا:۔ کہ مسلک اعلیٰ حضرت کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں، اور جس طرح اساتذہ کا ادب آپ یہاں رہ کر کیا کرتے تھے اسی طرح، مصر جانے کے بعد بھی آپ پر ضروری ہے، کیونکہ جب طالب علم اپنے اساتذہ کا ادب نہیں کرتا تو اسی وقت سے اس کا زوال شروع ہوجاتا ہے۔

اس کے بعد مشفق ومہربان ابا حضور تشریف لائے اور فرمایا:۔ الحمدللہ، اللہ کا شکر ہمارے جامعہ کے دو بچے محمد ہاشم احسنی اور محمد ارقم نوری احسنی مصر تشریف لے جارہے ہیں، بیٹا ایک بات یاد رکھنا، جو مسلک (مسلک اعلیٰ حضرت) خانقاہ سے لے کر جارہے ہو، وہی مسلک وہاں سے واپس لے کر آنا، کیونکہ ہمارا آپ سے تعلق اسی وقت تک ہے، جب تک آپ مسلک اعلیٰ حضرت پر چل رہے ہو، وہاں آپ کو سب کچھ نیا ملیگا، لیکن جو سلیقہ اور تہذیب جامعہ نے تمہیں دی ہے اس کو کبھی نہ بھولنا، اور سنو علم کی بڑی قدر ہوا کرتی ہے، قلم میں وہ طاقت ہوا کرتی ہے، جو کہ تلوار میں بھی نہیں ہوتی، اس کی مثال اگر دیکھنا ہو تو قلم کے بادشاہ یسین اختر مصباحی (رحمہ اللہ) کو دیکھ لو، جن کا ابھی انتقال ہوا ہے،۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

ایک بڑی ہی پیاری بات مرشد کریم نے ارشاد فرمائی، فرمایا:۔ دنیا میں میں نے ایسے بہت سے غریب دیکھے جن کے پاس پیسے کے سوا کچھ نہیں تھا، مطلب یہ کہ امیری اور غریبی پیسے سے نہیں بلکہ علم سے ہوتی ہے، اگر آپ کے پاس علم ہے تو آپ امیر ہیں اور اگر علم نہیں ہے، تو آپ سے بڑا کوئی غریب نہیں۔

اس کے بعد ابا حضور وقبلہ پرنسپل صاحب کے مبارک ہاتھوں سے اور نعرۂ تکبیر کی گونج میں دونوں فارغین کی گل پوشی کی گئی اور ساتھ ہی ساتھ جامعہ ٹاپر (topper) غلام سمنانی کی بھی گل پوشی کی گئی اور حسب وعدہ ۲۵؍ہزار کا بھی انعام دیا گیا، اس کے بعد ابا حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو اس سال شش ماہی میں جامعہ ٹاپ (top) کرے گا اس کو ۱۱؍ہزار کا انعام دیا جائے گا، اور یہاں اس مبارک محفل کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ جامعہ احسن البرکات کو دن دونی ترقی عطا فرمائے اور سرکاران مارہرہ مطہرہ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم فرمائے۔ آمین یارب العالمین

از: محمد حسن رضا

دار العلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف میں تقریب افتتاح بخاری شریف

سہلاؤ شریف؍باڑمیر: حسب دستور سابق مغربی راجستھان کی عظیم وممتاز دینی، تربیتی وعصری درسگاہ "دار العلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف، باڑمیر، راجستھان" کی عظیم الشان "غریب نواز مسجد" میں ۲۶؍شوال المکرم ۱۴۴۴ھ ہجری مطابق ۱۷؍مئی ۲۰۲۳ء عیسوی بروز چہارشنبہ انتہائی عقیدت واحترام کے ساتھ "جشن افتتاح بخاری شریف" کا پروگرام منعقد ہوا۔

اس پروگرام کی شروعات تلاوت کلام ربانی سے کی گئی، بعدہ یکے بعد دیگرے دار العلوم کے کئی خوش گلو طلبہ نے بارگاہ رسالت مآب میں نعت خوانی کا شرف حاصل کیا۔ پھر دار العلوم کے نائب صدر المدرسین حضرت مولانا جمال الدین صاحب قادری انواری نے سندھی زبان میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بہت ہی عمدہ انداز میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ پھر طلیق اللسان حضرت مولانا محمد حسین صاحب قادری انواری نے بالاختصار درس بخاری کی عظمت واہمیت پر روشنی ڈالنے کے ساتھ اس پروگرام میں تشریف لائے سبھی حضرات کا شکریہ ادا کیا اور حافظ احادیث کثیرہ حضرت مولانا مفتی محمد شعیب صاحب اکبری سابق شیخ الحدیث دار العلوم فیض اکبری لونی شریف کو افتتاح بخاری شریف کروانے کے لیے مدعو کیا۔ آپ نے اولاً اپنے خطاب میں حضرت امام بخاری کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بخاری شریف کی جمع وترتیب کی کیفیت وغیرہ پر عمدہ اور معلوماتی خطاب کیا۔

پھر آپ نے طلبۂ فضلیت کو "افتتاح بخاری" کی اس تقریب میں بخاری شریف کی پہلی حدیث کا درس دیتے ہوئے کہا کہ "صحیح بخاری شریف دیگر تمام کتابوں پر اس وجہ سے فائق ہے کہ اس میں امام بخاری نے نہایت محتاط طریقہ پر اعلیٰ درجہ کی صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں اور بعد کے محدثین نے ان احادیث کو جانچا تو صحیح پایا۔ امام بخاری نے خوب شہرت ومقبولیت حاصل کی، ان کے ہم عصروں حتیٰ کہ ان کے شیوخ تک نے ان کا اعتراف کیا، ان کے بعد کے علما نے حدیث وعلوم حدیث میں ان کی امامت کا لوہا مانا، یہاں تک کہ انھیں امیر المومنین فی الحدیث کے لقب سے یاد کیا گیا۔

صحیح بخاری کا اصل نام »الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسننہ وایامہ« ہے جو »صحیح البخاری« کے نام سے مشہور ہے، یہ کتب احادیث میں سب سے مشہور حدیث کی کتاب ہے، اس کو امام محمد بن اسماعیل بخاری نے ۱۶؍سال کی مدت میں بڑی جانفشانی عقیدت واحترام اور عرق ریزی واہتمام کے ساتھ لکھا ہے، اس کتاب کو انھوں نے چھ لاکھ احادیث سے منتخب کرکے جمع کیا ہے۔ محدثین کے یہاں اس کتاب کو ایک خاص مرتبہ وحیثیت حاصل ہے اور اسے حدیث پاک کی چھ امہات الکتب (صحاح ستہ) میں اول مقام حاصل ہے، خالص صحیح احادیث میں لکھی جانی والی پہلی کتاب شمار ہوتی ہے، اسے قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح کتاب کا درجہ حاصل ہے اسی طرح صحیح بخاری کا شمار کتب الجوامع میں بھی ہوتا ہے، یعنی ایسی کتاب جو اپنے فن حدیث میں تمام ابواب عقائد، احکام، تفسیر، تاریخ، زہد اور آداب وغیرہ پر مشتمل اور جامع ہو۔ موصوف نے مزید کہا کہ: اس کتاب نے امام بخاری کی زندگی ہی میں بڑی شہرت ومقبولیت حاصل کرلی تھی، بیان کیا جاتا ہے کہ اس کتاب کو تقریباً ستر ہزار سے زائد لوگوں نے اُن سے پڑھا اور سماعت کی، اس کی شہرت اسی زمانہ میں عام ہوگئی تھی، چنانچہ بے شمار کتابیں اس کی شرح، مختصر، تعلیق، مستدرک، تخریج اور علوم حدیث وغیرہ پر بھی لکھی گئیں، یہاں تک کہ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ امام بخاری کے زمانے میں ہی اس کی شروحات کی تعداد بیاسی (۸۲) سے زیادہ ہوگئی تھی۔

حضرت امام بخاری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی اور وہ اس سے ظاہر ہے کہ امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاری نے اپنی پوری زندگی اتباع سنت اور احادیث نبویہ کی تحقیق وتفتیش اور پھر تدریس واشاعت میں صرف کی، آپ کا قوت حافظہ نرالا اور غیر معمولی تھا، آپ کو "جبل الحفظ" کہا جاتا تھا، استاد سے جو حدیث سنتے یا کسی کتاب پر نظر ڈالتے وہ آپ کے حافظہ میں محفوظ ہوجاتی تھی، علم حدیث کے ساتھ آپ دیگر کئی علوم وفنون کے ماہر تھے۔"

ساتھ ہی ساتھ آپ نے دار العلوم انوار مصطفیٰ کی عمدہ کارکردگی اور اس کی تعمیر وترقی پر دار العلوم کے مہتمم وشیخ الحدیث نور العلماء شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج سید نور اللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی کو مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ اپنی دعاؤں اور حوصلہ افزا کلمات سے نوازا۔

صلوٰۃ وسلام، اجتماعی فاتحہ خوانی اور نور العلماء حضرت علامہ الحاج سید نور اللہ شاہ بخاری کی دعا پر یہ مجلس سعید اختتام پزیر ہوئی۔

مذکورہ اطلاع دار العلوم کے ناظم تعلیمات ادیب شہیر حضرت مولانا محمد شمیم احمد صاحب نوری مصباحی نے پریس ریلیز کے ذریعہ دیا۔

☆☆☆☆☆

وقت ہے بیدار اور ہوشیار رہنے کا

کرناٹک سمیت ملک کی متعدد ریاستوں سے زعفرانی سیاست کا سوپھڑا صاف ہوتا نظر آرہا ہے ایسے حالات میں مسلمانوں کو بہت ہی زیادہ محتاط رہنے کی ہدایت کی جاتی ہے کیونکہ یہ اپنی پارٹی کی ہار ہضم نہیں کر پارہے ہیں، ملک بھر میں پہلے بھی نفرت کی گرم بازاری کا دور دورہ تھا اب اس پارٹی کے لیڈران اور بوکھلا گئے ہیں اور کھلے عام دھمکیاں دے رہے ہیں جیسا کہ پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ ہمیں مسلمانوں کے ایک بھی ووٹ کی ضرورت نہیں، کرناٹک کے ہاسن سے شکست خوردہ ممبر اسمبلی پریتم گوڑا کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ "ایک خاص کمیونٹی کے لوگوں نے ہمیں دکھایا ہے، ہم انھیں جلد ہی دکھائیں گے کہ ہم کیا ہیں" اس کے علاوہ بھی بہت زہرافشانی کی گئی،

ایسی اشتعال انگیزی کا ملک بھر کے مسلمانوں کو سامنا ہے، اس لیے قوم وملت کے ذمہ دار افراد سبھی مسلمانوں کو، خاص طور پر نوجوانوں کو حالات سے بیدار اور محتاط رہنے کی ہدایت کریں، اس میں بھی خاص طور پر سوشل میڈیا پر بالکل محتاط اور چوکنا رہیں، کوئی بھی ایسی پوسٹ آگے نہ بڑھائیں جس سے مسلم کمیونٹی کے امن وامان کو خطرہ لاحق ہو، ایسا نہ ہو کہ جذبات میں آکر اشتعال انگیز بیانات اور ویڈیو وائرل کردیں، خدانخواستہ آپ کا ایک کلک آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لیے کسی بڑی پریشانی کا سبب بن جائے،

خود نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے امت مسلمہ کو لایعنی اور فضول کاموں سے بچنے کی تاکید کی ہے، ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیے اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے، ورنہ ہماری ذرا سی ناعاقبت اندیشی ہمارے خاندان اور معاشرے کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے، سوشل میڈیا کا بہت ہی مثبت استعمال کیجیے اور اس سے دین ودنیا کا خوب کام کیجیے، اس سے خود کو اور اپنی قوم کو فائدہ پہچائیے، قوم کی تعمیر وترقی کی فکر کیجیے تاکہ یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوسکے،

از محمد عارف رضا نعمانی مصباحی

کون اب آکے اسیروں کو رہائی دے گا

عقیدت کیش: ابوسِنان عتیق الرحمٰن رضوی،

کچھ ایسی ہستیاں اس خاک دان گیتی پر جلوہ افروز ہوتی ہیں، جن کے علم وفضل کا چہار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا ہے۔۔۔ جن کی باتیں سند کا درجہ رکھتی ہیں۔۔۔ جب وہ لکھ دیتے ہیں تو بدلنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔ وہ جو کہہ دیں تو مان لیا جاتا ہے۔۔۔ کیوں کہ وہ اپنی مرضی سے نہیں لکھتے۔۔۔ وہ اپنے من کا نہیں کہتے۔۔۔ وہ وہی لکھتے ہیں جو شریعت کہتی ہے۔۔۔ ان کی زبان وہی بولتی ہے جو شریعت بتاتی ہے۔۔۔ ایسی ہی ایک ہمہ جہت، عبقری شخصیت کے جلوے ہم نے دیکھے۔۔۔ برصغیر بلکہ عالم اسلام میں اپنی دینی، علمی، تحقیقی، تصنیفی، فقہی، شعری، ادبی خدمات میں ان کے خاندان کا طوطی بولتا ہے۔۔۔ مگر انہوں نے اس وصف سے کوئی ذاتی کریڈٹ نہیں لیا بلکہ علمی دنیا میں اپنی پہچان بنائی۔۔۔ ۲۴؍ذی القعدہ ۱۳۶۱ھ میں گلشنِ اعلیٰ حضرت میں ایک مہکتا لہکتا پھول کھلا۔۔۔ صورت ایسی جن کے دیکھنے سے خدا یاد آجائے۔۔۔ ہزاروں زائرین آپ کے دیدار کے لیے امنڈ پڑتے۔۔۔ جس طرف نکل جاتے سروں کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارتا۔۔۔ جہاں جاتے آپ کی شخصیت نمایاں ہوتی۔۔۔ آپ کی علمیت سب پر غالب رہتی۔۔۔ سیرت وکردار میں یکتائے زمانہ تھے ہی۔۔۔ علم وفضل میں بھی بے مثال تھے۔۔۔ تقویٰ وطہارت میں اپنی مثال آپ تھے۔۔۔ مارچ ۲۰۱۵ء میں افریقی ممالک کا تبلیغی دورہ فرما رہے تھے۔۔۔ اس سفر میں کم وبیش درجن بھر ممالک کے دورے کیے۔۔۔ اس دوران آپ کو آنکھ کا آپریشن کروانے کی ضرورت درپیش ہوئی۔۔۔ آپریشن سے قبل ڈاکٹر نے بے ہوشی کا انجیکشن لگانا چاہا مگر شریعت وطریقت کے اس عملی پیکر نے یہ کہہ کر بے ہوشی کا انجیکشن لینے سے انکار دیا کہ اس میں ناجائز چیزوں کی آمیزش ہوتی ہے۔۔۔ تحصیل علم سے فراغت تک، بعد فراغت سے وصلِ مولا تک اساتذہ نے، اہل علم نے، ہم عصروں نے سب نے آپ کی صلاحیتوں کا لوہا مانا۔۔۔ آپ اپنے اجداد کے علمی وفکری وارث تھے۔۔۔ سینکڑوں خطبات، درجنوں کتب، مضامین اور مقالات سے گم گشتگانِ راہ حق کی اصلاح کا سامان کیا۔۔۔ پیرانہ سالی میں بھی تبلیغی دورے فرماتے۔۔۔

بقیہ صفحہ ۳ ☜ پر